333/24/9/12

نام:۔ نفیس عالم

نگران:۔ پروفیسر عراق رضا زیدی

شعبہ فارسی جامعیہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

عنوان:۔ ارزش ادبی وتاریخی توزک جہانگیری

''ارزش ادبی وتاریخی توزک جہانگیری'' کے تحت لکھے گئے مقالے کو پانچ ابواب میں منقسم کیا گیا ہے۔ توزک جہانگیری عہد مغل کی تاریخ نویسی میں اپنی نوعیت کی دوسری کتاب ہے۔ اس طرح کی پہلی تاریخ اپنی سوانح اور آپ بیتی کی شکل میں جہانگیر کے پردادا ظہیرالدین بابر نے ''توزک بابری'' کے نام سے ترکی زبان میں تحریر کی تھی۔ جس کا ترجمہ عہد اکبر میں خانخانان نے فارسی زبان میں کیا تھا۔

جہانگیر نے بھی بابر کی ٹیکنیک کو اپناتے ہوئے اپنی سوانح اور آپ بیتی لکھی۔ جہانگیر بھی شاعری کے تمام نکتوں سے آشنا تھا۔ اس سے کچھ شعر بھی منسوب ہیں۔ اسکی سادہ عبارت، دلکش اسلوب اور خوبصورت الفاظ کا انتخاب اسکی نثر کو دوسرے ادیبوں کی نثر سے امتیاز بخشتی ہے۔ حالانکہ اس نے مرصع اور مسجع عبارت سے پرہیز کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان تمام نظریات کے تحت یہ کتاب ادبی حیثیت سے بھی ایک خاص مقام کی حامل بن گئیں ہیں۔ اس لئے اس کتاب کو تحقیق وتنقید کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔۔ توزک جہانگیری کی تاریخی وادبی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے اس مقالے کو مندرجہ ذیل پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) تاریخ کی اہمیت۔ (۲) فارسی کتابیں بطور تاریخی ماخذ۔ (۳) توزک جہانگیری کی ادبی اہمیت۔ (۴) توزک جہانگیری کی تاریخی اہمیت۔ (۵) نتیجہ گیری

پہلا باب (تاریخ کی اہمیت):۔ اس باب میں تاریخ کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ لفظ ''تاریخ'' کے لفظی معنی کے بارے میں بھی پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ چند فرہنگ کے حوالوں سے بھی تاریخ کے معنی اور مفہوم کو واضح کیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ چند مؤرخین کے ذریعہ ضبط تحریر میں لائی گئی تعریفوں سے بھی فائدہ اٹھا کر سب کے نظریوں کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔

باب دوم (فارسی کتابیں بطور تاریخی مآخذ):۔ اس باب تحت یہ معلومات بھی فراہم کرانا منظور رہے کہ ہندوبیرون

ہند کے کتابخانوں میں بہت سی تاریخی کتابیں موجود ہیں۔ان میں سے بہت سی ایسی کتابیں ہیں جو ابھی تک منظر عام پرنہیں آئی ہیں۔اس لئے اس باب میں ان تاریخی کتابوں کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔جن کی موجودہ دور میں بہت زیادہ اہمیت ہے۔اس کے ساتھ ان کتابوں کی تاریخی وادبی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ان کتابوں کے حوالے سے دورِ قدیم کی سماجی، تمدنی، اقتصادی اور معاشرتی زندگی کے بارے میں خاصی جانکاری فراہم کرائی گئی ہے۔

تیسرا باب (توزک جہانگیری کی ادبی اہمیت):۔ ۔جہانگیر نے اپنی کتاب کواور بھی دلچسپ بنانے کے لئے جگہ جگہ اشعار کا سہارا بھی لیا ہے۔جن میں سے کچھ اشعار تو جہانگیر کے خود کے اپنے ہیں اور کچھ دوسرے شاعروں کے۔اس نے اشعار کو اپنی توزک کا حصہ بنانے سے قبل ایک مناسب جگہ اور موقع موضوع کے لحاظ سے تحریر کیا ہے۔اس میں صاف گوئی سے کام لیا گیا ہے۔ جہانگیر نے کسی واقعہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔اس باب میں توزک جہانگیری کی ادبی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

چوتھا باب (توزک جہانگیری کی تاریخی اہمیت):۔ توزک جہانگیری کی سب سے بڑی اہمیت تو یہی ہے کہ اس کتاب میں درج تمام تاریخی واقعات خود جہانگیر نے مشاہدہ کرنے کے بعد ہی تحریر کئے ہیں۔اس تاریخی کتاب میں جہانگیر نے مختلف پہلوؤں پر نظر ثانی کی ہے۔ جہانگیر نے اس کتاب میں تخت نشین ہونے کے بعد سے انیسویں جلوس شاہی تک کا حال قلم بند کیا ہے۔لیکن سترہویں جلوس شاہی کے دوران اس کی صحت خراب ہوگئی۔جسکی وجہ سے اس سال کے کچھ حصہ سے لیکر انیسویں جلوس تک کا حصہ جہانگیری کے مشاہدوں کے بعد معتمد خان نے تحریر کیا ہے۔لیکن بعد میں محمد ہادی نے جہانگیری دور کی تاریخ کو مکمل کرنے کے لئے اس میں ایک دیباچہ اور بائیسویں جلوس شاہی تک کے حالات بیان کئے ہیں۔ اس لحاظ سے جتنی اہمیت توزک کی ہے اتنی ہی اہمیت توزک جہانگیری کے دیباچہ کی بھی ہے جس میں محمد ہادی نے جہانگیر دور کی مکمل تاریخ درج کی ہے۔اس باب میں توزک جہانگیری کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

پانچواں باب (نتیجہ گیری):۔ اس باب میں ''ارزش ادبی وتاریخی توزک جہانگیری'' کے تحت لکھے گئے مقالے کی روشنی میں نتیجہ نکال کر تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔